عوامی غلط فہمیاں
اور
ان کی اصلاح

مصنف
مولانا تطہیر احمد رضوی

تصحیح ترتیب جدید
محمد رضاء الحسن قادری

دارالاسلام ۔ لاہور
0321-9425765

عوامی غلط فہمیاں

اور

اُن کی اِصلاح

مصنف

مولانا تطہیر احمد رضوی بریلوی

مُدَّظِلُّہُ العَالِی

ترتیب جدید/تصحیح

محمد رضاء الحسن قادری

غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ

دارالاسلام

جامع مسجد و محلہ رُوحی، اندرون بھاٹی دروازہ، لاہور-5400

فون: 0321-9425765

صلعم، "ؒ"، "ؓ" وغیرہ لکھنا

حضور سید عالم ﷺ کے نام نامی اسم گرامی "محمد" (ﷺ) کے آگے بجائے دُرود شریف کے صرف "صلعم" یا "ؐ" لکھنا یا علیہ السلام کی جگہ "ؑ" لکھ دینا سخت محرومی اور اعلیٰ درجے کی کم نصیبی ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس نے سب سے پہلے دُرود شریف کا ایسا اختصار کیا اُس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

امام طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے "حاشیہ درِّ مختار" میں اسے کفر تک فرمایا اور واقعی اگر قصداً استخفافِ شان ہو تو کفر ہے۔

یوں ہی صحابہ کرام اور بزرگانِ دین کے ناموں کے ساتھ بجائے رضی اللہ عنہ کے خالی "ؓ" بنانا بھی منع ہے اور یہ خیر و برکت سے دُوری ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: فتاویٰ رضویہ ٤/٥٤۔

کیا سور کا نام لینے سے زبان ناپاک ہو جاتی ہے؟

بعض لوگوں کا یہ گمان ہے کہ سور کا نام لینے سے زبان ناپاک ہو جاتی ہے اور وضو ٹوٹ جاتا ہے پھر چالیس مرتبہ کلمہ شریف پڑھنے سے زبان پاک ہوتی ہے۔ یہ سراسر غلط نظریہ ہے۔ سور کا نام (عربی میں: خنزیر) تو قرآنِ کریم میں بھی کئی مرتبہ آیا ہے، تو کیا قرآن میں ایسا لفظ آ سکتا ہے کہ جس کے محض بولنے سے زبان ناپاک ہو جائے!! لہٰذا چاہے اُردو میں سور یا عربی میں خنزیر بولا جائے نہ زبان ناپاک ہوتی ہے نہ وضو ٹوٹتا ہے۔ اگرچہ یہ نجس العین ہے، مگر اس کے بولنے سے ایسا کچھ نہیں ہوتا جیسا کہ سمجھا جاتا ہے۔

زکوٰۃ سے متعلق کچھ غلط فہمیاں

بعض لوگ یوں ہی فقیروں، مسکینوں، مسجدوں، مدرسوں کی امداد کرتے رہتے ہیں اور باقاعدہ زکوٰۃ نہیں نکالتے۔ جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آپ زکوٰۃ نکالیے تو کہہ دیتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں ہم ویسے ہی کافی کچھ خرچ کرتے رہتے ہیں۔ یہ اُن کی سخت غلط فہمی ہے۔ آپ ہزاروں روپے راہِ خدا میں خرچ کر دیں، لیکن جب تک مال کی مخصوص زکوٰۃ بہ نیت زکوٰۃ ادا نہیں کی جائے گی فرض آپ کے ذمے باقی رہے گا۔ اور یہ تمام اخراجات جو راہِ خدا ہی کے لیے ہیں زکوٰۃ نہ نکالنے کے عذاب و وبال سے آپ

کو بچا نہیں سکیں گے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اُس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی شکل میں جس کے سر پر دو چتیاں ہوں گی اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔ وہ سانپ اس کی باچھیں پکڑ کر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔

برادرانِ اسلام! زکوٰۃ دینِ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ پھر یہ کہ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے جتنے طریقے ہیں اُن میں سب سے اوّل زکوٰۃ ہے، لہٰذا باضابطہ زکوٰۃ نکالی جائے۔ نیاز، نذر اور فاتحائیں وغیرہ بھی اُسی مال سے کی جائیں جس کی زکوٰۃ ادا کی گئی ہو۔ اپنی زکوٰۃ خود کھاتے رہنا اور صدقات و خیرات کرنے والے بننا بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ مسائلِ زکوٰۃ علما سے معلوم کیے جائیں اور اسے صحیح ترین مصرف پر خرچ کیا جائے۔

شرعِ پیمبری مہر مقرر کرنا

بعض جگہ نکاح میں مہر شرعِ پیمبری مقرر کیا جاتا ہے اور اس سے اُن کی مراد چونسٹھ روپیہ اور دس آنے ہوتی ہے یا کوئی اور رقم۔ یہ سب بے اصل باتیں ہیں۔ پیغمبرِ اعظم ﷺ کی شریعت میں مہر میں زیادتی کی کوئی حد مقرر نہیں ہے جتنے پر دونوں فریق متفق ہو جائیں وہی مہر شرعِ پیمبری ہے۔ ہاں! کم سے کم مہر کی مقدار دس درہم یعنی تقریباً دو تولے تیرہ ماشے بھر چاندی ہے، اس سے کم مہر صحیح نہیں۔ اگر باندھا گیا تو مہرِ مثل لازم آئے گا۔

بعض لوگ مہر شرعِ پیمبری سے سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے عقدِ مبارک کا مہر خیال کرتے ہیں حالاں کہ خاتونِ جنت کے نکاحِ مبارک کا مہر چار سو مثقال یعنی ڈیڑھ سو تولے چاندی تھا۔

ایجاب و قبول کے بعد خطبہ پڑھنا

یہ رواج بھی غلط ہے۔ سنت یہ ہے کہ خطبہ نکاح ایجاب و قبول سے پہلے پڑھا جائے۔

خطبہ جمعہ میں اُردو اشعار پڑھنا

خطبہ جمعہ صرف عربی زبان میں پڑھنا سنت ہے۔ اُردو اشعار اگر پڑھنے ہوں تو وہ خطبہ کی اذان سے پہلے تقریر کے دوران پڑھ لیے جائیں۔ دوسری اذان کے بعد عربی کے علاوہ اور کسی زبان میں